

عدم رفع الیدین پر نئی ”کاوش“

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نماز شروع کرتے، رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے آغاز میں رفع الیدین کرنا نبی اکرم ﷺ کی متواتر سنت ہے، جس کا نسخ کسی معتبر حدیث سے ثابت نہیں۔
ہمارے دور کے بعض لوگ، جو دلائل سے تہی دست ہیں، انہوں نے ایک جھوٹی، مردود اور شاذ روایت پیش کر کے رفع الیدین کی صحیح ترین اور متواتر احادیث کو رد کر دیا ہے۔

جھوٹی روایت :

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ :
قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَوَادَةَ (عَنِ ابْنِ
عَبَّادٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، نَرَفَعُ أَيْدِيَنَا
فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي دَاخِلِ
الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ، وَثَبَتَ عَلَى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ .

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے،
تو نماز کی آغاز میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے، لیکن
جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ نے نماز کے
اندر رکوع کے وقت والا رفع الیدین چھوڑ دیا، جبکہ نماز کے شروع والے رفع الیدین کو

برقرار رکھا۔“ (أخبار الفقهاء والمحدثين، ص: 214، ت: 378)

تبصرہ :

یہ کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ ہے، کیونکہ:

① اس کو گھڑنے والا عثمان بن محمد بن یوسف، ازدی، قُزّی، ابوالصغ ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابولید، ابن فرضی (م: 403 ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ كَذَابًا .

”یہ پرلے درجے کا جھوٹا شخص تھا۔“ (تاریخ علماء أندلس، ص: 350)

بعض لوگوں کا اسے عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک قرار دینا زری جہالت ہے، کیونکہ اس عثمان بن محمد کے بارے میں خود صاحب کتاب نے قُزّی کہہ کر تعین کر دیا ہے۔ دیکھیں صفحہ 103، 105۔

لیکن علم و عقل سے عاری لوگوں نے اسے قُزّی کی بجائے قبری باور کرایا۔ حالانکہ عثمان بن محمد بن یوسف، قُزّی کے اساتذہ میں عبید اللہ بن یحییٰ موجود ہے۔ (تاریخ علماء أندلس، ص: 349)

یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس سند میں قُزّی راوی ہے نہ کہ قبری اور وہ ہے عثمان بن محمد بن یوسف کذاب۔

② عثمان بن سوادہ راوی ”مجهول“ ہے۔ اس کے متعلق عبید اللہ بن یحییٰ سے منسوب توثیق والا قول اسی عثمان بن محمد قُزّی کذاب کا بیان کیا ہوا ہے، لہذا اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر اس کے علاوہ دنیا میں کسی کے پاس عثمان بن سوادہ کی توثیق والا قول موجود ہے تو وہ پیش کرے۔

③ اس کے برعکس سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے باسند صحیح ثابت ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذَوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ

لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو
اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے، جب رکوع کو جاتے تو بھی اسی طرح
رفع الیدین فرماتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین فرما کر سمع اللہ لمن
حمده کہتے۔ آپ ﷺ سجدوں میں رفع الیدین نہیں فرماتے تھے۔“

(صحیح البخاری: 736، صحیح مسلم: 390)

🌸 سلیمان شیبانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ؛ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ
رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ أَبِي
يَفْعَلُهُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

”میں نے (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے) سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں
نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا اور جب
رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے
فرمایا: میں نے اپنے والدِ گرامی (سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو ایسا کرتے دیکھا اور
انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔“

(حدیث السراج: 34/2، 35، ح: 115، وسندہ صحیح)

یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی رفع الیدین کرتے تھے
اور دوسروں کو بھی بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہ بیان

بھی کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد رفع الیدین چھوڑ دیا تھا، پھر خود رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کریں بھی اور لوگوں کو اس دعوت بھی دیں؟

④ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما، جو کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری عمر میں آپ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے، انہوں نے بھی آپ ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا تھا، جیسا کہ:

❁ ابو قلابہ تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ حُوَيْرِثٍ؛ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا.

”انہوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ نماز پڑھتے تو ’اللہ اکبر‘ کہتے، اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔“

(صحیح البخاری: 102/1، ح: 737، صحیح مسلم: 167/1، ح: 391)

صحابی رسول سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے حکم کے مطابق رفع الیدین کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا بھی یہی عمل مبارک تھا۔ ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کیا اور ’اللہ اکبر‘ کہا۔ پھر کپڑا لپیٹ لیا، دایاں ہاتھ مبارک بائیں ہاتھ مبارک پر رکھا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے۔ پھر رفع

الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا۔ جب (رکوع کے بعد) 'سمع اللہ لمن حمدہ' کہا تو رفع الیدین کیا۔ سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔“ (صحیح مسلم: 1/173، ح: 401)

واضح رہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ 9 ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

(عمدة القاري للعيني الحنفي: 274/5)

ایک وقت کے بعد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ موسم سرما میں دوبارہ آئے اور پھر رفع الیدین کا مشاہدہ

کیا۔ (سنن أبي داود: 727، وسنده حسن)

احناف کی دوغلی پالیسی :

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ، جو کہ جلسہ استراحت والی سنت کے راوی ہیں، وہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رفع الیدین والی حدیث کے بھی راوی ہیں۔ دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھنا جلسہ استراحت کہلاتا ہے۔ احناف اس کے سنت ہونے کے منکر ہیں۔ جب انہیں سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ والی حدیث پیش کی جاتی ہے، تو اسلاف امت کی مخالفت میں وہ کہتے ہیں کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں حاضر خدمت ہوئے تھے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے ایسا کرتے تھے، لہذا یہ کوئی سنت نہیں ہے۔ لیکن جب وہی صحابی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین بیان کرتے ہیں، تو احناف اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے، بلکہ اس کے مقابلے میں عدم رفع والی ضعیف اور جھوٹی روایات کا سہارا لینے لگتے ہیں۔

ان کے اسی تناقض کے بارے میں علامہ سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م: 1138ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ الْحَدِيثَ نَاسِخٌ رَفَعَ غَيْرَ تَكْبِيرَةٍ
الِافْتِتَاحِ؛ فَهُوَ قَوْلٌ بِلاَ دَلِيلٍ، بَلْ لَوْ فُرِضَ فِي الْبَابِ نَسَخٌ؛ فَيَكُونُ

الْأَمْرُ بِعَكْسِ مَا قَالُوا أَوْلَىٰ مِمَّا قَالُوا، فَإِنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ
وَوَائِلَ بْنَ حُجْرٍ مِّنْ رُّوَاةِ الرَّفْعِ مِمَّنْ صَلَّىٰ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمْرِهِ؛ فَرَوَايَتُهُمَا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالرَّفْعَ مِنْهُ
دَلِيلٌ عَلَى تَأْخُرِ الرَّفْعِ وَبُطْلَانِ دَعْوَى نَسْخِهِ، فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ نَسْخٌ
فَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَنْسُوخُ تَرَكَ الرَّفْعَ، كَيْفَ وَقَدْ رَوَىٰ مَالِكٌ
هَكَذَا جِلْسَةً الْإِسْتِرَاحَةِ؟ فَحَمَلُوهَا عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ فِي آخِرِ
عُمْرِهِ فِي سِنِّ الْكِبَرِ، فَهِيَ لَيْسَ مِمَّا فَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَصْدًا، فَلَا تَكُونُ سُنَّةً، وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ لَا يَكُونَ الرَّفْعُ
الَّذِي رَوَاهُ ثَانِيًا مَنْسُوخًا، لِكَوْنِهِ آخِرَ عُمْرِهِ عِنْدَهُمْ، فَالْقَوْلُ بِأَنَّهُ
مَنْسُوخٌ قَرِيبٌ مِّنَ التَّنَاقُضِ، وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَالِكٍ وَأَصْحَابِهِ: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصْلِي».

”رہا کسی کا یہ کہنا کہ عدم رفع والی حدیث نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو منسوخ
کر دیا ہے تو یہ بے دلیل قول ہے، بلکہ اگر رفع الیدین میں نسخ کو مان بھی لیا جائے تو
زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ رفع الیدین کرنے کی بجائے ترک رفع الیدین کو منسوخ مانا
جائے۔ کیونکہ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ
کی آخری عمر میں آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، انہوں نے آپ ﷺ کا رفع
الیدین کرنا بیان کیا۔ ان کا رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین
بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے اور اس کے منسوخ

ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔ اگر کچھ منسوخ ہوا تو وہ ترکِ رفع الیدین ہے۔ احنافِ رفع الیدین کو کیسے منسوخ کہہ سکتے ہیں، حالانکہ اسی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے جلسہ استراحت والی حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے میں اور عمر کے آخری حصے کا فعل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیاری طور پر نہیں (بلکہ کمزوری کی وجہ سے) کیا، لہذا یہ سنت نہیں ہے۔ احناف کے اس دعوے کا تقاضا ہے کہ رفع الیدین بھی منسوخ نہ ہو، جو اسی صحابی نے بیان کیا ہے، کیونکہ احناف کے ہاں یہ آخری عمر کا بیان ہے۔ الغرض احناف کا رفع الیدین کو منسوخ کہنا تناقض ہی ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے یہ بھی فرمایا کہ نماز اسی طرح پڑھنا، جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔“

(حاشیۃ السندي علی ابن ماجہ: 282/1)

یعنی اگر اس جھوٹی روایت کی وجہ سے بالفرض والمحال یہ مان بھی لیا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ آ کر رفع الیدین چھوڑ دیا تھا، تو سیدنا مالک بن حویرث و سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ احادیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ رفع الیدین شروع کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد رفع الیدین کرنا، اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قرار دینا اور دوسروں کو اس کی دعوت دینا، اس بات کی بین دلیل ہے کہ رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل ہے۔

لہذا محدث محمد بن حارث، حشنی رحمۃ اللہ علیہ (م: 361ھ) کا عثمان بن محمد قمری اور اس کی بیان کردہ

عدمِ رفع والی حدیث کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ:

وَكَاَنَّ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ رَوَاهُ مُسْنَدًا فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ، وَهُوَ مِنْ

غَرَائِبِ الْحَدِيثِ، وَأَرَاهُ مِنْ شَوَاطِئِهَا .

”یہ رفع الیدین کے متعلق ایک مرفوع حدیث بیان کرتا تھا، جو کہ منکر ہے اور میں اسے

اس کی بیان کردہ شاذ روایات میں شمار کرتا ہوں۔“ (أخبار الفقهاء والمحدثين، ص: 214)

ایک جھوٹے اور ایک ”مجهول“ کی بیان کردہ روایت کو صحیح، متواتر اور صحابہ و تابعین اور ائمہ

دین کے عمل سے مؤید مجموعہ احادیث کے مقابلے میں پیش کرنا کوئی علمی کارنامہ نہیں۔